ہے۔ تاہم معقول اور دیانتدارانہ علمی کام بھی ضرور ہوا ہے۔ لیکن اعراب القرآن پر ابھی تک اردو میں کوئی کام نظر سے نہیں گزرا بعض تفاسیر (مثلاً حقانی) میں ترکیب نحوی کے نام سے اعراب القرآن کی کسی کتاب (عموماً عکبری) سے کچھ اقتباس بزبانِ عربی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

اردو زبان میں اس موضوع پر کام نہ ہونے کی وجہ یہ تاثر یا خیال بھی ہے کہ اعراب کی بحث کو تو وہی سمجھے گا جس نے اچھی خاصی عربی گرامر پڑھی ہوگی اور جس نے اتنی عربی پڑھ لی ہو اس کو اردو میں اعراب سمجھانے کی بھلا کیا ضرورت ہے۔ ورنہ لوگ اب تک بیضاوی اور زمخشری کا ترجمہ بھی کر چکے ہوتے۔

یہ بات اس حد تک تو درست ہے کہ لغات اور اعراب کی بحث سمجھنے کے لئے ایک خاص سطح تک کی عربی دانی یا عربی صرف و نحو کے قواعد سے واقفیت ضروری ہے۔

تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس معیار تک ..... بلکہ اس سے زیادہ عربی جاننے والوں میں سے بھی بہت کم لوگ ایسے ملیں گے جنہوں نے کبھی پورے قرآن کریم کا لغات و اعراب کے ساتھ مطالعہ کیا ہو۔ اور اس میں یونیورسٹی اور درس نظامی کے فاضلین کا حال یکساں ہے۔ کسی ضرورت کے تحت یا کسی موقع کی مناسبت سے اس قسم کی بحث پر کسی کتاب میں نظر ڈال لینا اور بات ہے لیکن پورے قرآن کریم کا بالاستیعاب اس طریقے سے مطالعہ اور بات ہے۔ اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اعراب و لغات کے بیان کے ساتھ پورے قرآن مجید کا مطالعہ کہیں بھی داخلِ نصاب نہیں ہے۔

عربی جاننے والوں کو غم ہائے روز گار میں اس کی فرصت ہی نہیں مل سکتی۔

جب تک یہ چیز نصاب میں مقرر نہ کر دی جائے ..... پابندی کے ساتھ پورے قرآن کا آیت بآیت اور لفظ بلفظ اس طریقے پر مطالعہ ناممکن ہے۔

یہ تجربہ غالباً صرف مرکزی انجمن خدام القرآن کے زیر اہتمام قرآن اکیڈمی میں ہی کیا گیا ہے۔ جس میں روزانہ دو پیریڈ (کم و بیش ڈیڑھ گھنٹہ) دیتے ہوئے کم و بیش ایک برس میں الحمد سے والنّاس تک پورا قرآن کریم اعراب و لغات کے حوالے سے پڑھایا گیا ہے اور پڑھایا جا رہا ہے۔

(جاری ہے)

محاضراتِ قرآنی منعقدہ ۱۷ تا ۲۱ دسمبر ۸۸ء کراچی میں

اسلام کا نظامِ حیات

کے موضوع پر

ڈاکٹر اسرار احمد

کے خطابات کے

آڈیو اور ویڈیو کیسٹس

تیار کر لئے گئے ہیں

عنوان	آڈیو کیسٹ	قیمت	ویڈیو کیسٹ	قیمت
اسلامی نظام کی نظریاتی اساس	۲ (سی۔۹۰)	۴۰/-	۱ (ای۔۱۸۰)	۱۷۵/-
اسلام کا اخلاقی و روحانی نظام	۲ ″	۴۰/-	۱ ″	۱۷۵/-
اسلام کا سماجی و معاشرتی نظام	۲ ″	۴۰/-	۱ ″	۱۷۵/-
اسلام کا سیاسی و ریاستی نظام	۲ ″	۴۰/-	۱ ″	۱۷۵/-
اسلام کا معاشی و اقتصادی نظام	۲ ″	۴۰/-	۱ ″	۱۷۵/-
میزان :	۱۰ ″	۲۰۰/-	۵ ″	۸۷۵/-

ڈاک کے ذریعے منگوانے کی صورت میں آڈیو کیسٹس کے سیٹ کے لئے -/۱۵ روپے اور ویڈیو کیسٹس کے سیٹ کے لئے -/۲۰ روپے ڈاک خرچ ادا کرنا ہوگا۔

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور ۳۶۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ فون ۸۵۶۰۰۳

انجمن خدام القرآن سندھ۔ ۱۱۔ داؤد منزل شاہراہِ لیاقت، کراچی۔ فون: ۲۱۶۵۸۶

پروفیسر احمد الدین مارہروی

تحفظِ اجناسِ خوردنی

(قرآنی نقطۂ نظر سے)

گذشتہ جنگِ عظیم کا ابتدائی زمانہ تھا۔ اندازہ یہ تھا کہ لڑائی عرصہ تک جاری رہے گی اور اس کے واسطے نہ صرف اسلحہ بلکہ خوراک کی فراہمی بھی ایک اہم مسئلہ ثابت ہوگی۔ اس پیش بندی کے تحت برطانوی حکومت نے غلّہ کے تحفظ کا انتظام انتہائی ضروری سمجھ کر محکمہ زراعت میں اس کا ایک جداگانہ شعبہ قائم کیا۔ ولایت سے ماہرین بلائے گئے کہ وہ اناج بالخصوص گندم کو زیادہ سے زیادہ عرصہ محفوظ رکھنے کی سائنسی تدابیر عملہ کے لوگوں کو سمجھائیں جن پر عملدرآمد کر کے بہترین نتائج حاصل کر سکیں۔ میرے ایک شاگرد کو بھی یہ تربیت حاصل کرنے کے واسطے بلایا گیا تھا۔ واپسی میں ایک روز کے واسطے مجھ سے ملنے بھی آیا۔ دریافت پر اس نے بتایا کہ اگر فلاں فلاں کیمیاوی اجزاء کا آمیزہ غلّہ پر چھڑک دیا جائے تو وہ تین سال تک اپنی اصلی حالت میں قائم رہ سکتا ہے۔ اس پر میرے ذہن میں یکایک قرآن حکیم کی آیۃ آئی اور میرے منہ سے نکل گیا کہ اللہ نے تو ہمیں سات سال تک غلّہ محفوظ رکھنے کی ایسی ترکیب بتائی ہے کہ بقول شخصے ہلدی لگے نہ پھٹکڑی اور رنگ بھی چوکھا آئے۔ اس وقت اتفاق سے میرے پاس عربی و اسلامیات کے پروفیسر جو دیوبند کے فاضل اور ایک قابل استاد تھے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے مجھے ٹوکا کہ قرآن کے متعلق ایسی باتیں نہ کرنی چاہئیں جن کی کوئی سند نہ ہو۔ پھر زیر لب یہ بھی کہہ گئے کہ انگریزی تعلیم یافتہ نہ سمجھتے ہیں نہ بوجھتے، جس کے متعلق جو دل میں آیا کہہ جاتے ہیں۔

اس پر میں نے کلام پاک کی جلد اٹھا کر انہیں سورۂ یوسف کی وہ آیات دکھائیں جن میں شاہِ مصر کے اس پریشان کن خواب کا ذکر ہے جس کی تعبیر مصر کا کوئی بڑے سے بڑا عالم یا دانش ور بھی نہ بتا سکا اور اسے منتشر خیالات کا نتیجہ یا احلام کہہ کر خارج از بحث قرار دے دیا۔ لیکن حضرت

یوسفؑ نے نہ صرف اس کی واضح تشریح فرمائی بلکہ اس ہمہ گیر قحط سے بچنے کی راہ بھی بتا دی ۔ ان آیات کا ترجمہ ملاحظہ ہو :

" بادشاہ نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ سات مجرب (موٹی) گائیں جن کو سات دُبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سرسبز خوشے (جنہیں) دوسرے خشک خوشے (کھا رہے ہیں) ۔ اے سردارو! اگر تم خوابوں کی تعبیر کر سکتے ہو تو میرے اس خواب کی تعبیر کرو ۔ انہوں نے کہا یہ پریشان خیالات ہیں اور ہمیں ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں آتی ...."

.... حضرت یوسفؑ نے کہا ۔ " تم سات برس خوب کھیتی کرو گے ۔ پس جو کچھ تم کاٹو تو اُسے خوشوں کے اندر ہی رہنے دو بجُز اس تھوڑے کے جو تم کھاؤ ۔ اس کے بعد تمہارے لئے سات بڑے سخت سال آئیں گے اور تم وہ سب کچھ جو جمع کر رکھو گے کھا جاؤ گے بجُز اس تھوڑے سے غلّہ کے جو (بیج کے واسطے) تم بچا لو گے ۔ اس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں خوب بارش ہو گی اور لوگ (انگور سے شراب) نچوڑیں گے ۔" (سورۃ یوسف آیات ۴۳ ۔ ۴۹)

اتفاق دیکھئے کہ اسی وقت میرے گاؤں کا کہن سالہ نمبردار چوہدری مل جائیداد کے متعلق کچھ ضروری ہدایات حاصل کرنے کی غرض سے آیا ہوا تھا ۔ وہ تمام باتیں بڑے غور سے سُن رہا تھا اور بقول شخصیکہ "جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے" کہنے لگا " بے شک یہ بھگوان ہی کی بات ہے ۔ ہم بوڑھے ہو گئے ۔ ساری عمر اسی دشت کی سیاحی میں گذری مگر یہ معمولی سی بات سمجھ میں نہ آئی ۔ ہر سال ہمارا سینکڑوں من اناج دو طرح سے ضائع ہوتا ہے ، یا تو اس میں گھن لگ جاتا ہے یا اُسے موسے (چوہے) نہ صرف کھا جاتے بلکہ اس کے ڈھیر پر چڑھ کر پیشاب کرتے اور بیشتر حصّہ بیکار کر دیتے ہیں ۔ اب جو میں اس پر غور کرتا ہوں تو سمجھ میں آتا ہے کہ اگر ہم غلّہ کو بالوں کے اندر چھوڑ دیں تو اوپر کا خول اتنا سخت ہوتا ہے کہ گھن اس کے اندر گھس ہی نہ سکے گا اور سارا اناج محفوظ رہے گا ۔ دوسرے یہ کہ اس کی بالی چکنی اور پھسلواں ہوتی ہے ۔ چوہا کنارے پر جتنا چاہے کھا لے لیکن غلّہ کے ڈھیر پر چڑھنا اس کے لئے ناممکن ہو جائے گا اور وہ سب اس کی گندگی اور تباہ کاری سے بچا رہے گا ۔"

اس واقعہ کو ایک زمانہ گزر گیا ، بات بھولی بسری ہو گئی لیکن حال ہی میں جب ایک حوالہ کی